# 127590- بیوی کے اعتراف کے بعد بیوی کو طلاق دے دی اور والد اسے قسم دیتا ہے کہ بیوی سے رجوع مت کرے

## سوال

میں نے بیوی کو طلاق دے دی کیونکہ اس نے کچھ اعترافات کیے تھے، لیکن اب وہ قسم اٹھاتی ہے کہ اس نے وہ کچھ نہیں کیا تھا، اور میرے والد صاحب مجھے قسم دے رہے ہیں کہ تم اس سے رجوع مت کرو، اگر رجوع کروگے تو میں تم سے بری ہوں برائے مہربان مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں ؟

## پسندیدہ جواب

جب آپ کی بیوی بااخلاق اور دین والی ہے یا پھر آپ اس سے اتنی محبت کرتے ہیں کہ اسے چھوڑ نہیں سکتے اور آپ اس سے رجوع کرنے کی رغبت رکھتے ہیں لیکن آپ کے والد ایسا نہیں کرنے دیتے تو آپ کو چاہیے کہ اپنے والد کو راضی کریں چاہیے اس کے لیے اپنے اور والد کے مابین کسی رشتہ دار کو ڈالیں یا پھر کسی ایسے شخص کو جس کی نصیحت و بات آپ کے والد مانتے ہوں.

اگر والد صاحب مان جائیں تو الحمد للہ،
اور والد پر قسم کا کفارہ لازم آئیگا، اور اگر وہ اپنے رائے پر مصر رہیں تو آپ کے لیے اس معاملہ میں ان کی اطاعت لازم نہیں، کیونکہ اطاعت تو نیکی و معروف کے کاموں میں ہوتی ہے، اور اس کام میں جس میں بیٹے کو ضرر نہ ہوتا ہو.

مطالب اولی النھی میں درج ہے :

" بیوی کو طلاق دینے کے متعلق بیٹے پر اپنے والدین کی اطاعت واجب نہیں چاہے والدین عادل ہی ہوں، کیونکہ یہ نیکی میں شامل نہیں " انتہی

دیکھیں : مطالب اولی النھی (320/5).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے
ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو شادی شدہ اور اولاد والا تھا اور اس کی والدہ اس کی بیوی کو ناپسند کرتی تھی اور اسے طلاق کا مشورہ دیتی تھی کہ کیا اسے طلاق دینا جائز ہے ؟

شیخ الاسلام کا جواب تھا :

"اس کے لیے اپنی ماں کے کہنے پر
طلاق دینی حلال نہیں بلکہ اسے اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے اور اپنی بیوی
کو طلاق دینا ماں کے ساتھ حسن سلوک میں شامل نہیں ہوتا" واللہ تعالی اعلم انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی الکبری (3/
331).

شیخ محمد بن صالح بن عثیمین رحمہ اللہ
سے دریافت کیا گیا :

جب والد اپنے بیٹے سے اپنی بیوی کو
طلاق دینے کا کہے تو یہ دو حالتوں سے خالی نہیں :

پہلی حالت :

والد اس کا شرعی سبب بیان کرے جو
طلاق کا متقاضی ہو مثلا وہ کہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو کیونکہ اس کے اخلاق میں
شک ہے، یعنی یہ غیر مردوں سے میل جول رکھتی ہے یا پھر غیر اخلاق جگہوں پر جاتی ہے.

اس حالت میں وہ والد کی بات تسلیم
کرتا ہوا بیوی کو طلاق دے دے؛ کیونکہ والد نے اپنی خواہش کی بنا پر اسے طلاق دینے
کا نہیں کہا، لیکن اس نے اپنے بیٹے کے بستر کو گندا ہونے سے بچانے کے لیے طلاق کا
مطالبہ کیا ہے تو وہ اسے طلاق دے دے.

دوسری حالت :

والد اپنے بیٹے کو کہے : اپنی بیوی کو
طلاق دے دو کیونکہ بیٹا اپنی بیوی سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا والد بیٹے کی اس محبت
سے غیرت میں آگیا، اور پھر ماں تو زیادہ غیرت کرتی ہے کیونکہ بہت ساری مائیں جب
دیکھتی ہیں کہ ان کا بیٹا اپنی بیوی سے محبت کرتا ہے تو وہ غیرت میں آجاتی ہیں حتی
کہ بیوی کو اپنی سوکن سمجھنے لگ جاتی ہیں، اللہ تعالی سے سلامتی وعافیت کی دعا ہے.

اس حالت میں بیٹے کے لیے والدین کے
کہنے پر بیوی کو طلاق دینا لازم نہیں، لیکن اسے چاہیے کہ وہ والدین کی خاطر مدارت
کرے اور اپنی بیوی کو اپنے پاس ہی رکھے طلاق نہ دے اور نرم لہجہ سے والدین کو الفت
کے ساتھ راضی کرے کہ وہ اسے رہنے دیں، اور خاص کر جب بیوی دین و اخلاق کی مالک ہو.

امام احمد رحمہ اللہ سے بالکل ایسے
ہی مسئلہ کے متعلق دریافت کیا گیا ایک شخص ان کے پاس آیا اور عرض کی میرے والد صاحب
مجھے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا کہتے ہیں ؟

امام احمد رحمہ اللہ نے اسے کہا :

تم اسے طلاق مت دو.

وہ کہنے لگا : کیا ابن عمر رضی اللہ
تعالی عنہما کو جب عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے بیٹے سے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا
حکم دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کا حکم نہیں دیا تھا ؟

تو امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا :

کیا تمہارا باپ عمر رضی اللہ تعالی
عنہ کی طرح ہے ؟

اور اگر باپ اپنے بیٹے پر یہ دلیل لے
اور اسے کہے : بیٹے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو
ان کے باپ عمر کے کہنے کے مطابق طلاق دینے کا حکم دیا تھا تو اس کا جواب یہی ہوگا
کہ :

یعنی کیا تم عمر رضی اللہ تعالی عنہ
کی طرح ہو؟

لیکن یہاں بات میں نرمی اختیار کرتے
ہوئے یہ کہنا چاہیے کہ : عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کوئی ایسی چیز دیکھی تھی جو طلاق
کی متقاضی تھی اور مصلحت اسی میں تھی کہ وہ بیٹے کو کہیں کہ اسے طلاق دے دے.

اس مسئلہ کے متعلق بہت زیادہ سوال ہوتا
ہے تو اس کا جواب یہی ہے" انتہی

دیکھیں : الفتاوی الجامعۃ للمراۃ
المسلمۃ(671/2).

اور بیوی سے رجوع نہ کرنے کا حکم بھی
بیوی کو طلاق دینے کے حکم جیسا ہی ہے، اس لیے اس میں بھی والدین کی اطاعت لازم
نہیں، لیکن آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے اور والدین کے مابین متوقع خرابی پیدا ہونے اور
اپنی بیوی سے علیحدگی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی خرابی میں موازنہ کریں.

اور پھر آپ اپنے والدین کی طبیعت سے
زیادہ واقف ہیں کہ ان میں معاف کرنے کا احتمال کتنا ہے، اور آپ سے بری ہونے سے وہ
کس قدر رجوع کر سکتے ہیں.

واللہ اعلم .